اَخلاقِ مُصطَفٰے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع

میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے۔ "**اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا**، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرِشتہ میری قبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے۔ "**اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ**، جسے تمام مخلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، **فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ**، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی۔۔۔۔۔الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں	آپ خوش ہو کے بار بار دُرود
ذاتِ والا پہ بار بار دُرود	بار بار اور بے شمار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فِرِشتے کی قُوَّتِ سَماعت

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قَدَر بختْوَر ہے کہ اُس کا نام مع وَلدِیَّت بارگاہِ رِسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نُکتہ بھی اِنتہائی اِیمان اَفروز ہے کہ قبْرِ مُنوَّر عَلٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر حاضِر فِرِشتے کو اس قَدَر زِیادہ قُوَّتِ سَماعت دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے کونے کونے میں ایک ہی

وَقْت کے اَندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مُسلمانوں کی اِنْتِہائی دِھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے عِلْمِ غَیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رِسالت کی قُوَّتِ سَماعت اور عِلْمِ غَیب کا یہ حال ہے تو مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَرْدَگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات و عِلْمِ غَیب کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غُلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذْنِ اللّٰہ تَعَالٰی (یعنی اللّٰہ کے حکم سے) اِمداد فرمائیں گے!

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں
مُمکن نہیں کہ خَیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا

❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضُوع ہے ”اَخلاقِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ “اس بیان میں سب سے پہلے ایک غیر مُسلم قیدی کے ساتھ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق کا واقعہ آپ کے گوش گُزار کروں گا اور پھر آپ کے سامنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیرتِ مُبارکہ کے وَسِیْع وعَرِیْض گُلشن سے اَخلاقِ کریمہ کے چَنْد مدنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا تاکہ ہم سب اپنے گُلشنِ حیات کو ان پُھولوں سے مُعطّر رکھیں۔اس کے علاوہ یہ بھی بیان کروں گا کہ اَخلاق کسے کہتے ہیں اور اَخلاقِ حَسَنہ سے کیا مُراد ہے؟اس بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گے کہ مُسلمانوں اور غیر مُسلموں کے ساتھ سرکارِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا رَوَیَّہ کیسا ہوتا تھا؟ علاوہ اَزیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخْلاق کے حَوالے سے آیات وَاَحادِیْث اور چَنْد واقِعات بَیان کروں گا۔اور پھر آخر میں عمامہ شریف کی سُنّتیں اور آداب بَیان کئے جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قیدی کے ساتھ حُسنِ اَخلاق

دوسری سِنِ ہجری میں رَسُوْلِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا محمد بن مَسْلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قِیادت میں ایک لشکر نَجْد کی جانب رَوانہ فرمایا۔ جس نے بنی حَنِیْفَہ کے سردار ثُمامَہ بن اُثال کو گِرِفْتار کیا اور بارگاہِ رِسالت میں پیش کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ثُمامہ کو مَسْجِد کے ایک سُتُون سے باندھنے کا حکم اِرْشاد فرمایا۔ حکم کی تعمیل ہو جانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اُس کے پاس تشریف لائے اور دَرْیافْت فرمایا: اے ثُمامہ! تمہارا کیا حال ہے؟ اور تم اپنے بارے میں کیا گُمان رکھتے ہو؟ ثُمامہ نے جَواب دیا کہ اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میرا حال

اور خَیال تو اچھّا ہی ہے۔ اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خُونی آدمی کو قتل کریں گے اور اگر مجھے آزادی کے اِنعام سے نوازیں تو ایک شکر گُزار کے لئے اِنعام ہو گا اور اگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مال کا اِرادہ رکھتے ہیں تو جتنا چاہیں بتا دیجئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ گفتگو کر کے چلے آئے۔ پھر دوسرے روز بھی یہی سُوال وجَواب ہوا اور تیسرے روز بھی اسی طرح سُوال فرمایا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا کہ ثُمامہ کو آزاد کر دو۔ چُنانچہ ثُمامہ کو آزاد کر دیا گیا ۔اس واقعے سے پہلے ثُمامہ نے حُضُورِ پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخْلاقِ حَسَنہ کے بارے میں سُنا تو بہت کچھ تھا لیکن جب بذاتِ خُود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسْنِ اَخْلاق کا مُشاہدہ کیا تو بے حد مُتأثر ہوئے اور مسجدِ نَبَوِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام سے باہر نکل کر قریب ہی ایک کھجور کے باغ میں چلے گئے، وہاں غُسل کر کے پاک وصاف ہونے کے بعد دوبارہ مسجدِ نَبَوِی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام میں آئے اور کَلِمۂ شہادت پڑھ کر مُسلمان ہو گئے۔ (بخاری ج ۲ص ۶۲۷ باب وفد بنی حنیفہ و حدیث ثمامہ و مسلم ج ۲ص ۹۳ باب ربط الاسیر و مدارج، ج ۲ص ۱۸۹)

گر پڑ کے یہاں پہنچا مَر مَر کے اسے پایا
چُھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جاناں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیسا پیارا اَخلاق تھا ہمارے مکّی مَدَنی سرکار، شَہَنْشَاہِ والا تَبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا کہ ایک قیدی کے پاس خُود جا کر اس کا حال اَحْوال دَرْیافْت فرمایا۔ بہر حال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کامِلُ الْاَخْلَاق تھے، چھوٹا ہو یا بڑا، جوان ہو یا بوڑھا، غُلام ہو یا آقا، قیدی ہو یا آزاد، عورت ہو یا مرد، ہر ایک کے ساتھ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاقی برتاؤ اتنا عُمدہ ہوا

کرتا تھا کہ لوگ مُتَأَثِّر ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریفیں کیا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق سے مُتَأَثِّر ہو کر اَجْنَبی اَپنائیّت محسوس کرتے، کُفّار اِسلام قبول کر لیتے اور جان کے دُشْمن، جان کی حِفَاظَت کرنے والے بن جایا کرتے تھے۔ رَحْمَتِ دارین، سَرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ کریمانہ اَخلاق ہر ایک مُسلمان کو اپنانے چاہئیں، لیکن بد قسمتی سے ہمارا یہ حال ہے کہ اَنْجان لوگوں سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا تو دُور کی بات! اپنے پڑوسیوں بلکہ والدین، بھائی بہنوں یا بیوی بچوں کے ساتھ ایسا نارَوا سُلُوک کرتے ہیں کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سِیْرتِ طیّبہ سے ہمیں یہ دَرْس ملتا ہے کہ ہمارا رَوِیّہ ہر کسی کے ساتھ، بالخُصُوص پڑوسیوں، رِشْتہ داروں اور گھر والوں کے ساتھ بہتر ہونا چاہیے، جب بھی کسی کے ساتھ کوئی مُعامَلہ ہو تو ہماری کوشش یہی ہو کہ اس کے ساتھ حُسْنِ اَخلاق سے پیش آئیں کیونکہ حُسْنِ اَخلاق بہت ہی خُوبصورت اور عُمدہ صِفَت ہے، اس کا اَندازہ اس بات سے لگائیے کہ جس شخص کے اَخْلاق جس قَدر عُمدہ اور اچھے ہوں گے حدیثِ مُبارَکہ میں اُسے اتنا ہی بہترین شخص کہا گیا ہے۔ چُنانچِہ

بہترین شخص:

حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک ایسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرتِ سَیِّدُنا سَمُرہ اور حضرت سَیِّدُنا ابُو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی شریک تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”بے شک بد اَخلاقی اور بد کلامی اِسْلام میں سے نہیں اور بیشک لوگوں میں اِسلام کے اِعْتِبار سے سب سے اَچّھا وہ ہے جو اُن میں زِیادہ اَچّھے اَخْلاق والا ہے۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۲۰۸۴، ج ۷، ص ۴۱۰)

بہترین وبدترین اَخلاق:

اسی طرح ایک اور روایت میں بہترین اَخلاق والے کو بروزِ قیامت قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشخبری بھی سنائی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو ثَعْلَبہ خُشَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "بیشک تم میں سے مجھے سَب سے زِیادہ محبوب اور آخِرَت میں میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شَخْص ہوگا جو تم میں بہترین اَخلاق والا ہوگا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور آخِرَت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ شَخْص ہوگا جو تم میں بدترین اَخلاق والا ہوگا۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۴۷، ج ۶، ص ۲۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حُسْنِ اَخلاق کی فضیلت سُنی، جس سے یقیناً ہمارا بد اَخلاقی کی بُری عادت کو چھوڑنے اور حُسنِ اَخْلاق اپنانے کا ذِہْن بھی بنا ہوگا، لیکن سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حُسنِ اَخْلاق یا بد اَخْلاقی کہتے کسے ہیں؟ ان کی پہچان کیا ہے؟ کیونکہ جب تک اِن کی پہچان نہیں ہوگی، اُس وَقْت تک حُسنِ اَخلاق کو اپنانے یا بد اَخلاقی سے بچنے میں مدد نہیں ملے گی۔ تو آیئے ان کی تعریفات سُنْتے ہیں۔ چُنانچہ

حُسنِ اَخْلاق اور بد اَخْلاقی کی تعریف

اَخْلاق "خُلق" کی جَمْع ہے اور خُلُق کی وَضاحت میں مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1286 صفحات پر مُشْتمل کتاب اِحْیاءُ الْعُلُوم صفحہ 165 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: خُلُق (عادَت) نَفْس میں رَاسِخ ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کی وَجہ سے اَعْمال بآسانی صادِر ہوتے

ہیں۔(اِنہیں عَمَلی جامہ پہنانے میں کسی) غور و فکر کی حاجت نہیں ہوتی۔ اگر نَفْس میں مَوْجُود کَیۡفِیَّت ایسی ہو کہ اُس کے باعث اَچّھے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلی اور شَرَعی طور پر پسندیدہ ہوں تو اسے حُسْنِ اَخْلاق کہتے ہیں اور اگر اس سے بُرے اَفْعال اس طرح اَدا ہوں کہ وہ عَقْلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ ہوں تو اسے بَداَخْلاقی سمجھا جائے گا۔ (احیاء العلوم، جلد3، صفحہ165، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اِس تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ جو شَخْص کبھی کبھار کسی عارِضی حاجت یا وَقْتی جوش وجَذبے کی وجہ سے کوئی اچھا عمل کرے مثلاً مال خرچ کرے یا غُصّہ آنے پر قابُو کرلے تو یہ مُعاملات بھی اگرچہ قابلِ تعریف ہیں لیکن حقیقی سَخاوَت اور حقیقی بُرْدباری اُسی وَقْت نصیب ہوگی، جب یہ چیزیں طبیعت میں داخل ہو جائیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنی رِضا کیلئے راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے اور غُصّے کو قابو میں رکھتے ہوئے عَفْو و دَرگُزر سے کام لینے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

حُسْنِ اَخلاق کیا ہے؟

ایک شَخْص نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے حُسْنِ اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیَتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی: خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۱۹۹﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِخْتیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنہ پھیر لو۔ (پ9، الاعراف: 199)

پھر ارشاد فرمایا: حُسْنِ خُلُق یہ ہے کہ تم قَطۡعِ تَعَلُّق کرنے والے سے صِلَۂ رحمی (اچھا سُلُوک) کرو، جو تمہیں مَحْرُوم کرے اسے عَطا کرو اور جو تم پر ظُلْم کرے اسے مُعاف کردو۔ (احیاء العلوم، ج3، ص61)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ "خَنْدہ پیشانی سے مُلاقات کرنے،

خُوب بھلائی کرنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حُسْنِ اَخلاق ہے۔" (سنن الترمذی، ج3، ص404، الحدیث 2012)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا
مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ نبوّت قُرآن کی روشنی میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِنسانوں سمیت تمام مَخْلُوق میں اَفْضَل واعلیٰ اور اَحْسَن و اَکْمل جس ذات کو بنایا وہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت ہے جن کے اَن گِنت اَوْصافِ حمیدہ اور بے شُمار و بے مِثْل کمالاتِ جلیلہ میں سے ایک وَصْفِ مُبارَک "خُلقِ عظیم" بھی ہے۔ پیارے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیگر تمام اَوْصاف و کمالات کی طرح حُسْنِ اَخلاق میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ثانی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گِرامی اَخْلاقِ حَسَنہ اور اَچّھے اَعْمال کی تکمیل کے لئے دُنیا میں مَبْعُوث فرمائی گئی چُنانچہ حَضْرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولِ اَکْرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللہَ بَعَثَنِیْ بِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ** "یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حُسنِ اَخلاق اور اچھے اَعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کے لیے مَبْعُوث فرمایا ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب مکارم الاخلاق والعفو عن ظلم، ج۸، رقم ۱۳۶۸۴، ص ۳۶۳)

مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَشْرِیف

آوری کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے اَخلاق و مُعامَلات کو دُرُست کریں۔ ان کے اَندر سے بُرے اَخلاق کی جڑیں اُکھاڑیں اور ان کی جگہ بہترین اَخلاق پیدا کریں۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے قول وعَمَل سے تمام اَچّھے اَخلاق کی فِہرِست مُرتَّب فرمائی اور زِندَگی کے تمام شُعبوں پر اسے نافِذ کیا اور ہر طَرح کے حالات میں اِن پر کاربَند رہنے کی ہدایت کی۔

آج سے تقریباً چودہ سو بَرَس پہلے جب ہر طرف بد عَمَلی اور بد اَخلاقی کا دَور دَورہ تھا، انسان ایک دوسرے کے دُشمن تھے، عَرَب کے قبائل برس ہا برس سے ایک دوسرے کے ساتھ جنگ وجِدال میں مصرُوف تھے گویا دُنیا میں اَمن اور محبّت کا وُجود مٹ چُکا تھا ایسے میں مُعَلِّمِ اَعْظم، ہادیٔ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں اپنے اَخلاقِ کریمانہ سے اَمن اور سَلامتی کا پیغامِ عام فرما رہے تھے۔ اللہ تبارَکَ وَ تعالٰی نے قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں پارہ 4، سُورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 159 میں اِعلان فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠

ترجَمۂ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم اِن کے لیے نَرم دل ہوئے اور اگر تُند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔ (پ۴، ال عمران: ۱۵۹)

دُشمنانِ رَسول نے قرآن کی زبان سے یہ خُدائی اِعلان سُنا مگر کسی کی مَجال نہ ہوئی کہ اِس کے خِلاف کوئی بَیان دیتا یا آفتاب سے زِیادہ رَوشن اِس حقیقت کو جُھٹلاتا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بڑے سے بڑے دُشمن نے بھی یہ اِعْتراف کیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت ہی بُلند اَخلاق، نَرم خُو اور رَحیم وکَریم ہیں۔

خالقِ کائنات کا فرمان:

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاقیات کا ایسا حَسین پیکر تھے کہ خُود خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے یہ فرما

دیا: وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُوبُو بڑی شان کی ہے۔
(پ۲۹، القلم: ۴)

ترے خُلْق کو حق نے عظیم کہا ۔۔۔ تری خِلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شَہا! ۔۔۔ ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص۶۲)

بہر حال حُضُور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَحاسِنِ اَخْلاق کے تمام گوشوں کے جامِع تھے۔یعنی حِلْم وعَفْو، رَحْم وکرم، عَدْل واِنْصاف، جُود وسَخا، اِیثار و قُربانی، مہمان نَوازی، شُجاعت، اِیفائے عَہد، حُسْنِ مُعامَلہ، صَبْر و قَناعَت، نرم گُفْتاری، خُوش رُوئی، مِلَنْساری، مُساوات، غَمْخواری، سادگی وبے تکلُّفی، تَواضُع واِنکساری اور حَیاداری کے اتنے بُلند مَراتِب پر فائز ہیں جس تک کسی اور کی رَسائی ممکن نہیں کہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک جُملے میں اس کی صحیح تصویر کھینچتے ہوئے اِرْشاد فرمایا کہ "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ" یعنی تعلیماتِ قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخْلاق تھے۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر اخبار رویت فی شمائلہ...الخ، ج۱، ص۳۰۹)

تیرے تو وَصْف عَیبِ تَناہی سے ہیں بَری
حَیْران ہوں میرے شاہ مَیں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ حُسْنِ اَخْلاق ایک وَسیع صِفَت ہے جس کے ضِمْن میں بہت ساری خُوبیاں آجاتی ہیں اور یہ تمام خوبیاں سرکارِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ میں مَوْجُود تھیں چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَیاتِ طیِّبہ ہمارے لئے بہترین نُمُونہ ہے اس لئے ہمیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں مَوْجُود اِن اچھے اَخْلاق کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مگر افسوس! اگر آج ہم اپنا مُحاسَبہ کریں اور غور کریں تو شاید ان خُوبیوں کا نام ونشان ہمارے اَندر دُور دُور تک نظر نہیں آئے گا۔ نظر آئے بھی کیسے؟ کیونکہ دُنیا کے دَھندوں اور دیگر کام کاج کے لئے تو ہمارے پاس وَقْت ہے لیکن پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّتیں سیکھنے کے لئے وقت نہیں، نماز کے لئے وقت نہیں، قرآن کی تلِاوت کے لئے وقت نہیں، قرآن کے مَعانی اور مَفاہیم سمجھ کر عمل کرنے کے لئے وقت نہیں، نیک اجتماعات میں شِرکت کے لئے وقت نہیں، راہِ خُدا کا مُسافر بننے کے لئے وقت نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمّت کیجئے، غفلت کی اس چادر کو اُتار کر اپنی زندگی کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کا عَزم کر لیجئے۔ آیئے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے حُسنِ اَخلاق اپنانے اور بُری عادات کو تَرک کرنے کا ذِہن ملے گا۔ نیز نیک اجتماعات میں شِرکت اور مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صُحبت سے اچھے اَخلاق آہستہ آہستہ ہمارے کردار کا حِصّہ بن جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اَخلاقِ حَسنہ کو اَپنانے اور دعوتِ اسلامی کے ماحول سے ہر دَم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَخلاقِ مُصطَفٰے کے چند گوشے

نبیوں کے سالار، دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نکھرے نکھرے اَخلاق کے بھی کیا کہنے کہ اِنہی مہکتے پھولوں کی خُوشبو سے سارا عالَم مہکا، کُفْر و شرک کے بادل چھٹے، دلوں کے میل دُور ہوئے، ظُلم و جَفا کی کمر ٹوٹی اور سسکتی اِنسانیّت کو چین نصیب ہوا۔ آیئے! تاجدارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق کے چند روشن اور مُنوّر گوشوں کے مُتعَلِّق مزید سُنتے ہیں تاکہ اُن کی چمک دَمک، نُورانیَّت اور آب و تاب سے ہم بدکاروں کے اَخلاق بھی سنور جائیں، دل روشن ہو جائیں اور ہمارا ظاہِر و باطِن نکھر جائے۔ تو آیئے سب سے پہلے سردارِ دوجہاں، سرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حِلم اور عفْو سے مُتعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حِلْم وعفْو

حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو اِسلام لانے سے پہلے ایک یہودی عالِم تھے اُنہوں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ کھجوریں خریدیں۔ کھجوریں دینے کی مُدَّت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ اُنہوں نے بھرے مَجْمع میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے انتہائی تَلْخ و تُرش لہجے میں سختی کے ساتھ تَقاضا کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامن اور چادر پکڑ کر نہایت تُندو تیز نظروں سے آپ کی طرف دیکھا اور چِلاّ چِلاّ کر کہا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تم سب عَبدُ الْمُطَّلِب کی اَولاد کا یِہی طریقہ ہے کہ تُم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔ یہ مَنظر دیکھ کر حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہایت غَضَب ناک اور تیز نظروں سے گھور کر فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشْمن! تُو خُدا کے رَسُول سے ایسی گُستاخی کر رہا ہے؟ خدا کی قسم! اگر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَدَب مَانِع نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے عُمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہیے تھا کہ مجھ کو اَدائے حَق کی ترغیب دے کر اور اُس کو نَرمی کے ساتھ تَقاضا کرنے کی ہدایت کرکے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ اے عُمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اِس کو اِس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو، اور کچھ زِیادہ بھی دے دو۔ حضرتِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حق سے زِیادہ کھجوریں دیں تو حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

نے کہا کہ اے عُمر! میرے حق سے زِیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: چُونکہ میں نے ٹیڑھی ترِچھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دیا تھا، اس لئے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دِلجوئی و دِلْداری کے لئے تمہارے حق سے کچھ زِیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ اے عُمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زید بن سَعْنَہ ہوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم وہی زید بن سَعْنَہ ہو جو یہودیوں کا بہت بڑا عالِم ہے۔ اُنہوں نے کہا جی ہاں۔ یہ سُن کر حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دَرْیافْت فرمایا: پھر تم نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گُستاخی کیوں کی؟ حضرت زید بن سَعْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا کہ اے عُمر! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَرْ اَصْل بات یہ ہے کہ میں نے "توراۃ" میں نبیِ آخِرُ الزَّماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں، اُن سب کو میں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں دیکھ لیا، مگر دو نشانیوں کے بارے میں مجھے اِن کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ ایک اُن کا حِلْمْ جہل پر غالب رہے گا اور دوسرا جس قدر زیادہ اُن کے ساتھ جہل کا برتاؤ کیا جائے گا، اُسی قدر اُن کا حِلْمْ بڑھتا جائے گا۔ چُنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی اِن میں دیکھ لیا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ نبیِ بَرحَق ہیں اور اے عُمر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت پر صَدَقہ کیا۔ پھر حضرت سَیِّدُنا زید بن سعنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بار گاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھ کر اِسْلام میں داخل ہوگئے۔ (دلائل النبوۃ ج ۱ ص ۲۳ و زرقانی ج ۴ ص ۲۵۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیسا پیارا اَخلاق ہے، ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا کہ کوئی کتنے ہی سَخْت لہجے میں بات کیوں نہ کرے، مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم اُسی قَدر صَبْر و حِلْم سے کام لیتے، اسی وَجہ سے وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے اَخْلاقِ کریمانہ کو دیکھ کر اِسْلام قبول کر لیا کرتا۔

سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

فریاد ہے! اے کشتیٔ امّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے چشمۂ رحمت بِاَبِیْ اَنتَ وَ اُمّی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چُھڑایا
جب تُو نے کیا نیک سُلوک ان سے کیا ہے

برتاؤ ترے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے
اَعدا سے غلاموں کو کچھ امّید سِوا ہے

کر حق سے دعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت اِس کا جہاز آ کے گھرا ہے

اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمالِ ضَبط کا مُظاہرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ حُسنِ اَخلاق کی نعمت صِرف سَعادت مَندوں کا حِصّہ ہے اور یہ اللہ تَعَالٰی کا خاصُ الْخَاص اِنعام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی اللہ تَعَالٰی نے اَخلاقِ حَسَنَہ کی دولت سے مالامال کیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عادت ہے کہ چھوٹے بڑے سبھی سے نِہایت خَندہ پیشانی اور پُر تپاک طریقے سے ملتے ہیں اور ایسے مَواقع، جہاں اکثر لوگ غُصّے سے بے قابُو ہو جاتے ہیں وہاں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مُسکراتے رہتے ہیں، چُنانچہ

جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع دعوتِ اسلامی کے اَوّلین مَدنی مرکز "گلزارِ حبیب مسجد" گُلستانِ شفیع اَوکاڑوی (سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ قبلہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اجتماع میں شِرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سینما گھر کے قریب سے گُزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قِطار میں کھڑا تھا، اس نے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بُلند آواز

سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مُخاطب کر کے کہا: "مولانا، بڑی اچھی فلم لگی ہے، آکر دیکھ لو۔" اس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اِسلامی بھائی، جَذبات میں آکر کچھ کرتے، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بُلند آواز سے سَلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا، اَلبتّہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں، ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اِجتماع ہو گا، آپ سے شِرکت کی دَرْخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضَرور تشریف لایئے گا۔ پھر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسے ایک عِطر کی شیشی تُحفہ میں پیش کی۔

چند سالوں بعد، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بار گاہ میں سُنّتوں کے عامل ایک اسلامی بھائی، سبز عمامہ سجائے حاضِر ہوئے اور کچھ اس طرح سے عرض کی، حُضُور چند سال قبل ایک نوجوان نے آپ کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمالِ ضَبْط کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اِجتماع میں شِرکت کی دعوت پیش کی تھی، وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے عظیم حُسنِ اَخلاق سے بے حد مُتأثر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نظرِ کرم ہو گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں گُناہوں سے توبہ کر کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (تعارفِ امیر اہلسنت۔ ص40)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی ذات کے لئے اِنتقام نہیں لیا بلکہ صَبر کیا اور اِتنی سخت بات کہنے والے کے ساتھ بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آئے، آپ کے حُسنِ اَخلاق کی بَرَکت سے وہ شخص گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر نیکیوں کے راستے پر گامزن ہو گیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ایسے موقعوں پر غُصّے سے بپھر جانے اور اِنتِقام لینے کے بجائے حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے فوائد و ثَمرات جیتے جی اِس دُنیا میں ہی

نظر آجائیں گے۔ نیکی کی دعوت دینے والوں اور بُرائی سے منْع کرنے والوں کے لئے تو خُوش اَخْلاق ہونا بہت ضَروری ہے، کیونکہ جو مُبلغ جتنا زیادہ خُوش اَخْلاق، سلام میں پہل کرنے والا، پُرتپاک انداز سے مُصَافَحہ یا مُعَانَقَہ کرنے والا، خَنْدہ پیشانی سے مسکرا کر ملنے والا، اپنی ذات کے لئے غُصّہ نہ کرنے والا، جو اس پر ظُلم کرے اسے مُعاف کرنے والا، اِحترامِ مُسْلِم کا خُوگر اور مُسلمانوں کی غمخواری کرنے والا ہو گا تو لوگ اتنی ہی آسانی سے اس کی طرف مائل ہوں گے اور اسے اِنْفرادی کوشش کرنے میں دِقّت کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رحم وکرم

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے مثال حسنِ اَخلاق کا ایک گوشہ "رحم وکرم" بھی ہے، جو اَنْوار وتَجلِّیات اور بَرَکات وسَعادات کا ایک ایسا سمندر ہے، جس کا کنارہ نظر نہیں آتا۔ کوئی اپنا ہو یا پرایا، قریب ہو یا دُور، دوست ہو یا دُشمن، جو بھی حاضرِ خِدْمت ہوا، تو رحم وکرم کے ساحِلِ سمندر کی ٹھنڈی اور خُوشگوار ہواؤں سے لُطف اَندوز ضَرور ہوا، کسی کا سینہ اِیمان کی دولت سے ٹھنڈا ہوا تو کسی کے سینے میں نَفْرتوں اور کدورتوں کی جلنے والی آگ بُجھ گئی، کسی کی بے قَراری مِٹ گئی تو کسی کی پریشانی اور مُحتاجی دُور ہو گئی جبکہ حاضِر نہ ہونے والوں نے جب ان تسکین بخش اور مہکتی فِضاؤں کے بارے میں سُنا تو دامنِ کرم سے لپٹنے کے لئے بے چین ہو گئے، ان کے دل مچل گئے اور وہ بارگاہِ رِسالت سے فیض پانے اور رحم وکرم کی ٹھنڈی اور خُوشگوار ہواؤں سے لُطف اَندوز ہونے کے لئے دربارِ رسالت میں حاضر ہونا شُروع کر دیا۔ آیئے، نبیِّ اَکْرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رحم وکرم کا ایک بہت ہی پیارا واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

جاؤتم سب آزادہو

مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862صفحات پر مُشتَمِل کتاب سیرتِ مُصْطَفٰے کے صفحہ 437 پر ہے کہ ۸ھ میں جب مکہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَہَنْشاہِ اسلام کی حَیثیَّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِعام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں کُفّارومُشرکین کے خَواص و عَوام کا ایک زبَرْدَسْت اِزْدحام تھا۔ اس شَہَنْشاہی خُطبہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرْف اہلِ مکہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔خطبہ کے بعد شَہَنْشاہِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ہزاروں کے مَجمَعْ میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں اَشْرافِ قُریش کھڑے ہوئے ہیں۔ ان ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونْخَوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم وبے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَنْدانِ مُبارَک کو شہید اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کرڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہابرس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک ودَرِنْدہ صِفَت بھی تھے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ ظُلم وسِتم کے مُجَسَّمے اور پاپ کے پُتلے بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو نیزہ مار کر اُونٹ سے گرادیا تھا اوران کا حمل ساقِط ہوگیا تھا۔ وہ آپ کے خون کے پیاسے بھی تھے، جن کی تِشْنہ لَبی اور پیاس خُونِ نبوّت کے سِوا کسی

چیز سے نہیں بجھ سکتی تھی۔ وہ جَفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے درو دیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا ، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتل اور ان کی ناک، کان کاٹنے والے، ان کی آنکھیں پھوڑنے والے، ان کا جگر چبانے والے بھی اس مَجْمَع میں مَوْجُود تھے، وہ سِتَم گار جنھوں نے شَمْعِ نَبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہیب، حضرت عَمّار، حضرت خَبّاب، حضرت خُبَیب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم وغیرہ کو رسیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ یہ تمام جَور و جَفا اور ظُلم و ستمگاری کے پیکر، جن کے جسم کے رونگٹے رونگٹے اور بدن کے بال بال ظُلم و عُدوان اور سَرکَشی وطُغیان کے وبال سے خوفناک جُرموں اور شرمناک مَظالم کے پہاڑ بن چکے تھے۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنْصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنْصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچے بچے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسْلوں کو نِیْسْت و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخْت و تاراج (تباہ و برباد) کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی، ان مُجرموں کے سینوں میں خوف وہِراس کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہْشَت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے اور عالَمِ یاس میں انہیں زمین سے آسمان تک دُھوئیں ہی دُھوئیں کے خوفناک بادل نظر آ رہے تھے۔ اسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فِضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ رحمت ان پاپیوں کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئی اور ان مُجرموں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا کہ ”بولو! تم کو کچھ معلوم ہے؟ کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا

ہوں۔" اس دَہشت انگیز اور خوفناک سوال سے مُجرمین، حواس باخْتہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر اُمّید وبِیم (یعنی خوف وامید) کے محشر میں لَرزتے ہوئے سب یک زبان ہو کر بولے کہ اَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جمالِ نبوّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نبوّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنتَظِر تھے کہ اک دَم دَفْعتاً فاتحِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر ایک دَم اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہوگئیں اور ان کے دلوں کی گہرائیوں سے جذبات، شکریہ کے آثار، آنسوؤں کی دھار بن کر ان کے رُخسار پر مچلنے لگے اور کُفّار کی زبانوں پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درودیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی۔ ناگہاں (اچانک) اور دَفعتاً ایک عجیب انقلاب برپا ہوگیا کہ سَماں ہی بدل گیا، فِضا ہی پلٹ گئی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا

کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے غُصّے کو کنٹرول کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے رَحیم وکَرِیم تھے کہ اتنے بڑے بڑے مُجرم جو کسی بھی طرح رَحم کے قابل

نہ تھے اُن پر اپنے کَرَم کی بارش کرتے ہوئے فرمایا کہ ”آج تم پر کوئی اِلْزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو“ ہمیں بھی اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے غُصّے کو قابو میں رکھنے اور دوسروں پر شَفْقت وعِنایت کرنے کی عادت ڈالنی ہو گی، اس کا فائدہ ہمیں نہ صِرف دُنیا میں بلکہ آخرت میں بھی ہو گا۔ کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو دوسروں پر رَحم کرتا ہے اللہ تَعَالٰی اس پر رَحم کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، 312/2، حدیث: 2301)

الغرض نبیِ رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَیاتِ طیبہ میں ایسے کئی واقعات ہیں، جن سے پتا چلتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بے مثال اَخْلاقِ حَسَنہ کے مالک ہیں، ان اَخْلاق میں سے حِلْم و عَفْو یعنی اَذِیَّت برداشت کرنے، مُجرموں کو قُدرت کے باوُجُود بغیر اِنْتقام کے چھوڑ دینے اور مُعاف کر دینے والی عادتِ مُبارَکہ وہ عظیم شاہکار ہے جو ساری دُنیا میں عَدِیْمُ الْمِثال ہے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ”وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَھَكَ حُرْمَةُ اللّٰہِ“ یعنی اپنی ذات کے لئے کبھی بھی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی سے اِنْتقام نہیں لیا، ہاں اَلبتّہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَرام کی ہوئی چیزوں کا اگر کوئی مُرتکِب ہوتا تو ضَرور اس سے مُؤاخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) فرماتے۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۳۵۶۰، ج ۲، ص ۴۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سادگی و بے تکلفی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مُختار، باِذْنِ پَرْوَرْدگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روزِ روشن کی طرح جگمگاتی، نُور بکھیرتی سیرتِ مُبارَکہ کی ایک اور بے مِثال پاکیزہ

صِفَت ''سادگی وبے تکلُّفی'' بھی ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُلاموں کی دعوت کو بھی قَبول فرمالیا کرتے تھے۔ جَو کی روٹی اور سادہ کھانے کی دعوت پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے قَبول فرمالیتے۔ مَفْلُوْکُ الْحال (غریب) اَفْراد بیمار پڑتے تو ان کی بیمار پُرسی فرماتے ،غریب اور نادار لوگوں کو صُحْبت کا شَرَف بخشتے اور اپنے اَصْحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے دَرْمیان گُھل مِل کر نِشَسْت فرماتے تھے۔ (شفاءشریف جلد ا ص ۷۷)

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کا بیان ہے کہ حُضُور تاجدارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی اپنے پیچھے سواری پر اپنے کسی خَادِم کو بھی بٹھالیا کرتے تھے۔

(زرقانی جلد ۴ ص ۲۶۴)

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سَعِیْد خُدْرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے گھریلو کام خُود اپنے دَسْتِ مُبارَک سے کرلیا کرتے اور اپنے خادِموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تَناوُل فرمالیا کرتے تھے نیز گھر کے کاموں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خادِموں کی مدد بھی فرمایا کرتے تھے۔ (شفاءشریف جلد ا ص ۷۷)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ ذات جس کے لیے ساری کائنات کو بنایا گیا، اس کی ایسی سادگی کہ گھر کے کام کاج خُود کریں، خادِموں اور غُلاموں کے ساتھ کھانا تَناوُل کرلیں، گھر کے کاموں میں خادِموں کی مدد کریں، سُواری پر اپنے ساتھ خادِم کو بٹھالیا کریں، غریبوں کی دعوت کو قَبول کریں اور بَخُوشی تَشْرِیْف لے جائیں۔ یہ سب ایسے اُمُور ہیں کہ ان کے مُتَعَلِّق سُن کر بے ساختہ زبان پر یہ شِعْر آجاتا ہے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں

ہوں سلامِ عَاجِزانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سادگی اِختیار کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ ہم جس آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں، کیا اُس آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل بھی کرتے ہیں؟ وہ سردارِ دوجہاں ہو کر بھی ایسی سادگی اپنائیں کہ گھر کے کام خُود کرلیں جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ اپنے گھر کے کام کرنا اپنی شان کے خِلاف سمجھتے ہیں، خادِم کے ساتھ کھانا کھانا تو دُور کی بات، وہ بے چارہ اگر برابر میں بیٹھ جائے تو اسے اپنی توہین سمجھتے ہیں اور اگر تھوڑا سا مال کہیں سے ہاتھ آجائے یا کوئی سرکاری عُہدہ وغیرہ مل جائے اور بڑے لوگوں میں اُٹھنا بیٹھنا ہو جائے تو مابدَولت کے انداز ہی بدل جاتے ہیں، سوچ ہی تبدیل ہو جاتی ہے، غریبوں سے تو ملنا جُلنا ہی بند کر دیا جاتا ہے، وہ بے چارے اگر دعوت میں بُلائیں تو اُس دعوت میں جانا اپنی توہین سمجھی جاتی ہے۔ کیا یہی ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقہ تھا؟ ہمارا یہ اَنداز کہیں تکبُّر تو نہیں؟ کیا ہم یہ بُھول گئے ہیں کہ ہمارا اور ان غریبوں کو پیدا کرنے والا ایک ہی ہے؟ کیا ہمیں مرنا نہیں؟ کیا روزِ محشر اِنْصاف کے لیے رَبِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا نہیں ہونا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ غریبوں کو حَقارَت کی نظر سے دیکھنا ہمیں برباد کر دے، ابھی بھی وَقْت ہے کہ ہم اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیں، اپنی بقیہ زِنْدگی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات کے مُطابِق گزاریں اور اپنی زِندگی کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھال لیں۔ اچھے اَخلاق اَپنانے اور نیک بننے کا جَذبہ حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں نیز مَدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں۔

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، علمِ دین سے مالامال کتب و رسائل کے مطالعے کا سلسلہ بھی جاری رکھیئے،

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کا تحریری گلدستہ بنام "**غریب فائدے میں ہے**" بھی منظرِ عام پر آچکا ہے، غریبوں سے محبت کی فضیلت اور غُربت کے فضائل جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ سے یہ رِسالہ طلب کیجئے، آیئے اس رِسالے کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں:

❀شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیم کی قناعت ❀دِل نرم کرنے کا نُسخہ ❀غُربت کے فوائد ❀غُربا وفُقراء500سال پہلے جنّت میں ❀مسکینوں کے لیے جنّت ❀اکثر جنّتی غریب ہوں گے ❀مُفلِسی دُور کرنے کا وظیفہ ❀روزی میں برکت کا بہترین نُسخہ، دُعائے نبیِ رحمت اور مساکین سے محبت، اس کے عِلاوہ اور بہت کچھ۔۔۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رَسول کے ہَمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنا بہُت بڑی سَعادَت ہے۔ ان مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْج وَقْتہ نمازونوافل کی پابَندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں بھی سیکھنے کی سَعادَت حاصل ہوتی ہے اوریوں عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کا مَوْقَع مُیَسَّر آتا ہے۔ عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کے بے شُمار فَضائِل ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّیْن رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اپنی مایہ ناز تفسیر "تفسیرِ کبیر" میں لکھتے ہیں: سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صَحابی سے گُفتگو فرمارہے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحْی آئی کہ اس صحابی کی زِندگی کی ایک ساعت باقی رہ گئی ہے۔ یہ وَقْت عَصْر کا تھا۔ رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ بات، اس صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بتائی تو اُنہوں نے مُضْطَرِب ہوکر اِلْتِجاء کی: "یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو اِس

وَقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔" تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "عِلْمِ دِیْن سیکھنے میں مشغول ہو جاؤ۔" چُنانچہ وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ علم سیکھنے میں مشغول ہو گئے اور مَغْرِب سے پہلے ہی اُن کا اِنتقال ہو گیا۔ راوِی فرماتے ہیں کہ اگر عِلْم سے اَفْضَل کوئی شے ہوتی تو رَسُولِ مَقْبُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسی کا حکم اِرْشاد فرماتے۔ (تفسیر کبیر، ج۱، ص۴۱۰) بہر حال عِلْمِ دِیْن حاصل کرنا ہو یا اَخْلاقِ رَذِیلہ (بُری عادتوں) سے جان چُھڑا کر حُسنِ اَخْلَاق کی دولت حاصل کرنی ہو تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابَسْتہ ہو جائیے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں تادمِ حَیات اس پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کریمانہ کے حَوالے سے کچھ واقعات سنے اور ان واقعات سے مہکنے والے چند مَدَنی پُھولوں کی خُوشبو سے اپنے دل و دماغ کو مُعَطَّر و مُعَنبر کیا۔ سب سے پہلے ہم نے سرورِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک قیدی کے ساتھ حُسْنِ سُلوک کا واقعہ سُنا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کریمانہ اَخْلاق سے مُتأثر ہو کر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد یہ بھی سُنا کہ حُسْنِ اَخْلَاق، نَفْس میں مَوْجُود اُس کَیفِیَّت کو کہتے ہیں جس کے باعث اَعْمال بآسانی اَدا ہوں، انہیں عملی جامہ پہنانے میں کسی غور وفکر کی حاجت نہ ہو اور وہ اَعْمال عَقْلی اور شَرْعی طور پر پسندیدہ بھی ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام اَوصاف اور وہ بھی کامل طور پر بیان کرنا، کسی کے بس میں نہیں، جس کو جتنی توفیق ملتی ہے وہ اتنا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیْر کر کے اپنی دُنیا اور آخرت کو بہتر بناتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے

اَخلاق کے بارے میں آیاتِ قرآنی اور اَحادیثِ مُبارکہ بھی سُنیں۔ اس بیان سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ جس طرح سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُسنِ اَخلاق کے ساتھ دینِ اِسلام کو پھیلایا، ہم بھی اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے بُرے اَخلاق سے اپنے آپ کو بچائیں اور حُسنِ اَخلاق اپناتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سَفر کرتے رہیں تاکہ ہم خُود بھی علمِ دین سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھانے کا جذبہ ملے۔ حُسنِ اَخلاق سے مُتعلِّق مزید مدنی پھول حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ کتاب ''حُسنِ اَخلاق'' آج ہدیۃً حاصل فرما کر خُود بھی مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس شُعْبۂ تعلیم کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قوموں کی تقدیر نوجوان نسل کی تربیّت پر مُنْحَصِر ہوا کرتی ہے۔ ترقّی و تنزُّل کی سینکڑوں داستانیں اس بات کی گواہ ہیں کہ زمانے کی باگ ڈور، اسی قوم کے ہاتھ رہی، جس کی جواں نَسلیں اعلٰی کردار و اَطوار کی حامل تھیں اور جن اَقْوام کی نوجوان نسلیں لَہو ولَعِب، کھیل کود میں مگن رہیں، وہ پستیوں میں گم ہو گئیں۔ آج ہماری حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے، ہماری نوجوان نسل بھی تنزُّلی کا شکار نظر آتی ہے، کیونکہ ہمارا تعلیمی مِعْیار، اِداروں کی حالت اور نظامِ تعلیم و تربیَّت اِنْتہائی قابلِ رحم ہے۔

چُنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے سرمایۂ مِلّت کو تباہی سے بچانے کا بیڑا اُٹھایا، اُمّتِ مُسلمہ کی اِصلاح کے مقدس جذبے کے تحت ایک عظیم مدنی مقصد بھی عطا فرمایا، وہ کیا ہے "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

امیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہر وہ کوشش کی جس سے مِلّت کا یہ ڈُوبتا ہوا ستارہ دوبارہ اپنی آب

وتاب سے پُوری دُنیا کو چمکانے لگے۔ چُنانچہ آپ فرماتے ہیں:"طلبہ مُلک وملّت کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں، مُستَقْبِل میں قوم کی باگ ڈور یہی سنبھالتے ہیں، اگر ان کی شَریعت وسُنَّت کے مُطابِق تَربِیَّت کر دی جائے توسارامُعاشَرہ خوفِ خدا وعشقِ مُصطفٰے کا گہوارہ بن جائے۔"

تمام گورنمنٹ وپرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیزاور مُختَلِف تعلیمی اِداروں سے مُنْسلِک لوگوں میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کے لیے مجلس شُعْبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنْیادی مَقْصَد مذکورہ اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ یہ مجلس کالجزاور یونیورسٹیز کے اَساتذہ وطلبہ سے اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کرکے اِنہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے۔ نیز تَعْلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلْسِلَہ جاری کرتی اورہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کرکے ان مُستَقْبِل کے مِعْماروں کی دِیْنی واَخلاقی تَربِیَّت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک بے شُمار بے عمل طَلَبہ ،گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ

چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام بعدِ فجر مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجَمۂ کنز الایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شَجَرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھا جاتا ہے، اس کے بعد اِشْراق وچاشْت کے نوافِل اَدا کئے جاتے ہیں۔ نَمازِ فجر کے بعد طُلُوعِ شمس تک ذِکْر واَذْکار کرنے کا ثُبُوت اور فضائِل، اَحادیثِ مُبارَکہ میں مَوْجُود ہیں۔ چُنانچِہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ”جو نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے اور کوئی دُنْیوی بات نہ کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتا رہے، پھر چاشْت کی چار رَکْعتیں اَدا کرے، تو گُناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا، جیسا پاک اس دِن تھا، جس دِن اس کی ماں نے اسے جَنا (پیدا کیا) تھا کہ اس پر کوئی گُناہ نہ تھا“۔

(مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، رقم ۴۳۴۸، ج ۴، ص ۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کو وہ تَرَقّی ملی کہ دن بَدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَسْتہ ہونے لگے اور ان کی زِنْدَگیوں میں قابِلِ قَدْر مَدَنی اِنْقِلاب رُوْنُما ہو گیا۔ آیئے تَرْغِیب کے لیے ایک مَدَنی بَہار سُنْتے ہیں۔

مدینے کا مُسافِر

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقہ نیا آباد کے ایک مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میرے والِدِ بُزُرْگوار، جن کی عمر کم و بیش 70 سال تھی۔ اِبتِدائی دَور دُنیا کی رنگینیوں کی نَذر رہا، مگر پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے زِندگی میں مَدَنی اِنْقلاب برپا ہو گیا۔ 1995ء میں جب دوسری بار حج کا مُژدَۂ جانفزا مِلا تو ان کی خُوشی قابلِ دید تھی۔ جیسے جیسے روانگی کا وقْت

قریب آرہا تھا، خُوشی دوچند ہوتی جارہی تھی۔ آخر ان کی خُوشیوں کی مِعراج کا وَقت قریب آگیا۔ رات 4:00 بجے ایئرپورٹ کی طرف روانگی تھی۔ پوری رات خُوشی خُوشی تیاری میں مَشْغُول رہے، مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا، تقریباً 3:00 بجے اِحْرام برابر میں رکھ کر اپنے کمرے میں لیٹ گئے۔ میں بھی لیٹ گیا، ابھی بمشکل پندرہ مِنَٹ ہوئے ہوں گے کہ میرے کمرے کے دروازے پر دَسْتک پڑی۔ چونک کر دروازہ کھولا تو سامنے والِدہ پریشانی کے عالَم میں کھڑی فرما رہی تھیں، تمہارے والِد صاحِب کی طبیعت خَراب ہوگئی ہے۔ میں فوراً ان کے کمرے میں پہنچا تو والِد صاحِب بے قراری کے ساتھ سینہ سَہلا رہے تھے، فوراً اَسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹر نے بتایا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ گھر میں کُہرام مچ گیا کہ کچھ ہی دیر بعد سفر مدینہ کیلئے رَوانگی ہے اور والِد صاحِب کو یہ کیا ہوگیا! اَفسوس طیّارہ والِد صاحِب کو لئے بِغیر ہی سُوئے مدینہ پرواز کر گیا۔ والِدِ مُحْتَرم 5 دن اَسپتال میں رہے۔ اِس دَوران مزید 4 مرتبہ دل کا دَورہ پڑا۔ مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہوش کے عالَم میں اُن کی ایک بھی نماز قضاء نہ ہوئی۔ جب بھی نَماز کا وَقت آتا تو کان میں عرض کر دی جاتی، نَماز پڑھ لیں آپ فوراً آنکھ کھول دیتے۔ تَیَمُّم (تَ، یَمْ، مُمْ) کرادیا جاتا اور آپ نَقاہَت (کمزوری) کے باعِث اِشارے سے نَماز پڑھ لیتے۔ آخِری "اٹیک" پر پھر بے ہوش ہوگئے۔ عِشاء کی اَذان پر آنکھیں جھپکیں تو میں نے فوراً عرض کیا، ابّا جان نَماز کیلئے تَیَمُّم کروادوں، اِشارے سے فرمایا، ہاں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے تَیَمُّم کروایا اور والِد صاحب نے اللہ اَکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لئے مگر پھر بے ہوش ہوگئے۔ ہم گھبرا کر دوڑے اور ڈاکٹر کو بُلا لائے۔ فوراً I.C.U میں لے جایا گیا، چند مِنَٹ بعد ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ آپ کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے مگر وہ بڑے خُوش نصیب تھے کہ اُنہوں نے بُلند آواز سے کلمہ شریف **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ** پڑھنے کے بعد دم توڑا۔

ایک سَیِّد زادے نے والِد مرحُوم کو غُسل دیا۔ چُونکہ والِد صاحِب کو اُنگلیوں پر گِن کر اَذکار پڑھنے

کی عادت تھی، لہٰذا آپ کی اُنگلی اُسی انداز میں تھی گویا کچھ پڑھ رہے ہیں، بار بار اُنگلیاں سیدھی کی جاتیں۔ مگر دوبارہ اُسی انداز پر ہو جاتیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کثیر اسلامی بھائی جنازے میں شریک ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کی بھی والِد صاحِب کے ساتھ حج پر جانے کی ترکیب تھی۔ وہ حج کی سعادت سے بہرہ مَند ہوئے۔ بڑے بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں رو رو کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عَرض کی کہ میرے مرحُوم والِد کا حال مجھ پر مُنْکَشِف ہو، جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ والِد بُزرُگوار اِحْرام پہنے تَشْرِیف لائے اور فرمارہے ہیں: ''میں عُمرہ کی نیّت کرنے (مدینے شریف) آیا ہوں، تم نے یاد کیا تو چلا آیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بَہُت خُوش ہوں''۔ دوسرے سال میرے بھتیجے نے مَسْجِدُ الْحَرام شریف کے اَندر کعبۃُ اللہ شریف کے سامنے اپنے دادا جان یعنی میرے والِد مرحوم کو عَین بیداری کے عالَم میں اپنے برابر میں نَماز پڑھتے دیکھا۔ نماز سے فارِغ ہو کر بَہُت تلاش کیا مگر نہ پاسکے۔

مدینے کا مُسافِر سِندھ سے پَہُنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نوبَت بھی نہ آئی تھی سَفینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طَرَف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضِیلَت اور چَنْد سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوْشَئہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے عمامہ شریف کے مدنی پھول سُنتے ہیں۔

دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ❀ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِردَوْس بماْثور الْخِطّاب ج2ص265 حدیث3233) ❀ بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جُمُعہ کے روز عمامے والوں پر۔ (اَلْفِردَوْس بماْثور الْخِطّاب ج1ص147 حدیث529)

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1197 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحَہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا اُلٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔ ❀ باندھنے سے پہلے رُک جایئے اور اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیجئے ورنہ ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا لہٰذا کم اَز کم یہی نِیَّت کر لیجئے کہ رِضائے الٰہی کیلئے بطورِ سُنَّت عِمامہ باندھ رہا ہوں۔ ❀ مُناسِب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص199) ❀ خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک عِمامے کا شِملہ عُموماً پُشت (یعنی پیٹھ مُبارَک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے دَرمیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شِملہ لٹکانا خلافِ سُنَّت ہے۔ (اشعۃ اللّمعات ج3ص582) ❀ عمامے کے شِملے کی مِقدار کم اَز کم چار اُنگل اور ❀ زِیادہ سے زِیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص182) (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ❀ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس

فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص38) ❀ عمامے میں سُنَّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زِیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج22ص186) ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔ (عالمگیری ج5ص330) ❀ اگر ضرورتاً اتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مِٹا یا جائے گا۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج6ص214) ❀ مُحقّق عَلَی الْاِطلاق، خاتَمُ المُحَدِّثین ، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدّث دِہلَوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: دَسْتار مُبارَک آنْحضَرت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَر اَکْثَر سَفید بُوْد وَگاہے سِیاہ اَحیاناً سَبْز۔ یعنی نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سِیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّبَاس لِلشَّیخ عبد الحقّ الدّھلَوی ص38) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سبز رنگ کا عمامہ شریف بھی سبز سبز گُنبد کے مکین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سرِ انور پر سجایا ہے، دعوتِ اسلامی نے سبز سبز عمامے کو اپنا شِعار بنایا ہے، سبز سبز عمامے کی بھی کیا بات ہے! میرے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اَنْوَر پر بنا ہوا جگمگ جگمگ کرتا گُنبد شریف بھی سبز سبز ہے! عاشقانِ رَسول کو چاہئے کہ سبز سبز رنگ کے عمامے سے ہر وَقْت اپنے سر کو "سرسبز" رکھیں اور سبز رنگ بھی "گہرا" ہونے کے بجائے ایسا پیارا پیارا اور نکھرا نکھرا سبز ہو کہ دُور دُور سے بلکہ رات کے اندھیرے میں بھی سبز سبز گنبد کے سبز سبز جلووں کے طفیل جگمگاتا نور برساتا نظر آئے۔

نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت

وہاں دن رات اُن کا سبز گنبد جگمگاتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی

تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ

بے حساب اس کا خدایا! خلد میں ہو داخلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج۱۰ ص۲۵٤ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً م بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص۱٤۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد